نگاہوں کی حفاظت اور بدنگاہی کی آفت سے متعلق ایک فکر انگیز تحریری بیان

ایک آنکھ والا آدمی

پیش کش: مرکزی مجلسِ شوریٰ
(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

ایک آنکھ والا آدمی[1]

درود شریف کی فضیلت

رحمتِ عالَم، نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً۔ یعنی تم میں سے قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ نزدیک وہ شخص ہو گا جس نے دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھے ہوں گے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

① مُبلّغِ دعوتِ اِسلامی و نگرانِ مرکزی مجلسِ شُوریٰ حضرت مولانا ابو حامِد حاجی محمد عمران عطّاری مَدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے یہ بیان ۴ ذو القعدۃ الحرام ۱۴۳۰ھ بمطابق 23 اکتوبر 2009ء کو مسجد البر (دبئ) میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں فرمایا۔ ۱۰ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ بمطابق 23 جنوری 2013ء کو ضَروری ترمیم و اِضافے کے بعد تحریری صُورت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (شُعبہ رسائلِ دعوتِ اِسلامی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ)

② ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴

ایک آنکھ والا آدمی

حضرت کَعْبُ الْاَحْبَار رَحْمَةُ اللهِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں ایک مرتبہ قحط پڑا، لوگوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں درخواست کی: یا کلیمَ اللہ! دعا فرمایئے کہ بارش ہو۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اُخْرُجُوْا مَعِیَ اِلَی الْجَبَل۔ میرے ساتھ پہاڑ پر چلو۔ سب لوگ ساتھ چل پڑے تو آپ نے اعلان فرمایا: لَا یَتْبَعْنِیْ رَجُلٌ اَصَابَ ذَنْبًا۔ میرے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ آئے جس نے کوئی گناہ کیا ہو۔ یہ سن کر سارے لوگ واپس چلے گئے، صِرف (برخ العابد نام کا) ایک آنکھ والا آدمی ساتھ چلتا رہا۔ حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے فرمایا: اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قُلْتُ؟ کیا تم نے میری بات نہیں سُنی؟ عرض کی: سُنی ہے۔ پوچھا: کیا تم بالکل بے گناہ ہو؟ عرض کی: یا کلیمَ اللہ! مجھے اپنا اور کوئی جُرم تو یاد نہیں، البتہ! ایک بات کا تذکرہ کرتا ہوں اگر وہ گناہ ہے تو میں بھی واپس چلا جاتا ہوں۔ فرمایا: مَا هُوَ؟ وہ کیا؟ عرض کی: ایک دن میں نے گزر گاہ پر کسی کی قِیام گاہ میں ایک آنکھ سے جھانکا تو کوئی کھڑا تھا، کسی کے گھر میں اس طرح جھانکنے کا مجھے بہت قَلَق (یعنی صدمہ) ہوا، میں خوفِ خُدا سے لرز

اٹھا، مجھ پر ندامت غالِب آئی اور جس آنکھ سے جھانکا تھا اس کو نکال کر پھینک دیا۔ ارشاد فرمایئے! اِنْ كَانَ هٰذَا ذَنْبًا رَجَعْتُ۔ اگر میرا یہ عمل گناہ ہے تو میں بھی چلا جاتا ہوں۔ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کو ساتھ لے لیا پھر پہاڑ پر پہنچ کر آپ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا: اللہ سے بارش کی دُعا کرو۔ اس نے یوں دُعا کی: یاقُدُّوس عَزَّوَجَلَّ! یا قُدُّوس عَزَّوَجَلَّ! تیرا خزانہ کبھی ختم نہیں ہوتا اور بخل تیری صفت نہیں، اپنے فضل و کرم سے ہم پر پانی برسادے۔ فوراً بارش ہو گئی اور حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور وہ شخص بھیگتے ہوئے پہاڑ سے واپس تشریف لائے۔[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حِساب مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اپنے سے کم مرتبہ والے سے دعا کروانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اپنے سے کم مرتبہ فرد سے دُعا کروانا جائز ہے اور یہ انبیا و مُرسَلین عَلَیْہِمُ السَّلَام اور بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِین کا طریقہ رہا ہے، یقیناً نبی کا دَرَجہ اُمّتی سے بَہُت بڑا ہوتا ہے، پھر بھی حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے اُمّتی سے دُعا کروائی۔ خود ہمارے مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مدینہ

1 روض الریاحین، الحکایۃ الستون بعد الثلاث مائۃ، ص ۲۹۵ ملخصاً

میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے افضل الانبیا ہونے کے باوُجود عُمرے کی اِجازَت دیتے ہوئے امیر المومنین حضرت سیِّدُنا عمرِفاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ارشاد فرمایا: یَا اَخِیْ اَشْرِکْنَا فِیْ شَیْءٍ مِنْ دُعَائِکَ وَلَا تَنْسَنَا۔ یعنی اے میرے بھائی! ہمیں بھی اپنی دُعا میں شریک کرنا اور بھول نہ جانا۔[1]

بچو! دعا کرو عمر بخشا جائے

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مُجدّدِ دین وملّت، پَروانۂ شَمعِ رِسالَت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 326 صَفحات پر مشتمل کتاب فضائلِ دعا صَفْحَہ 112 پر اپنے لیے دوسروں سے دعا کروانے کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ مدینہ مُنورہ کے بچوں سے اپنے لئے دُعا کراتے کہ دُعا کرو عمر بخشا جائے۔[2]

نہ جانے کس کی دُعا قبول ہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ وقتاً فوقتاً دوسروں سے دعا کی درخواست کرتے رہیں کہ نہ جانے کس کی دعا قبول ہو جائے اور ہمارا بیڑا پار

---

1. ابن ماجہ، کتاب المناسك، باب فضل دعاء الحاج، ۴۱۱/۳، حدیث: ۲۸۹۴
2. فضائلِ دعا، ص ۱۱۲

ہو جائے۔ کیونکہ اس بارگاہ میں شہرت و عزت، دولت و ثروت اور شکل و صورت نہیں دیکھی جاتی بلکہ یہاں تو صِرف نیّت و اخلاص دیکھا جاتا ہے۔

نہ کسی کے رقص پہ طنز کر نہ کسی کے غم کا مذاق اڑا
جسے چاہے جیسے نواز دے یہ مزاجِ عشقِ رسول ہے

ندامت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک طرف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اس پرہیزگار اور متقی بندے کا یہ حال ہے کہ کبھی کوئی ایسا فعل ہی نہیں کیا جس کے متعلق یہ شک ہو کہ یہ گناہ ہے اور اتفاقاً گزرتے ہوئے کسی پر نِگاہ پڑ گئی حالانکہ یہ گناہ نہیں تھا پھر بھی خوفِ خدا کے باعث ایسی نَدامت طاری ہوئی کہ انہوں نے اپنی وہ آنکھ ہی نکال کر پھینک دی اور ایک طرف ہمارا یہ حال ہے کہ ہم دن میں ہزاروں گناہ کرتے ہیں مگر ندامت تو کجا، ہمیں اِس بات کا احساس تک نہیں ہوتا۔

ندامت سے گناہوں کا اِزالہ کچھ تو ہو جاتا
ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے

نِگاہ کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدقسمتی سے جس طرح آدمی بولنے میں بے

باک ہے اسی طرح دیکھنے میں بھی بے باک ہے، اسے احساس تک نہیں کہ دیکھنا بھی ایک عمل ہے جو اس کے لیے ثواب یا عذاب کا باعث بن سکتا ہے۔ مثلاً اگر اپنی ماں کو محبت بھری نظر سے دیکھتا ہے تو ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے اور اگر غیر مَحرَم کو شہوت کے ساتھ دیکھتا ہے تو عذابِ نار کا حق دار بنتا ہے کیونکہ غیر مَحرَم عورت کو دیکھنا انسان کا نہیں شیطان کا کام ہے۔ جیسا کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مَسْعُود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حُضور نبیِ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذی وَقار ہے: اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطَانُ۔ عورت عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔[1] اور حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الوَالِی فرماتے ہیں: جو آدمی اپنی آنکھوں کو بند کرنے پر قادر نہیں ہوتا وہ اپنی شرمگاہ کی بھی حفاظت نہیں کر سکتا۔[2]

حضرت سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مَسْعُود رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرَت نشان ہے:

مدینہ

1. ترمذی، کتاب الرضاع، باب: ١٨، ٢/٣٩٢، حدیث: ١١٧٦
2. احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشھوتین، ٣/١٢٥

اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ۔ آنکھیں بھی بدکاری کرتی ہیں۔[1] اور حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ زِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ۔ آنکھوں کی بدکاری دیکھنا ہے۔[2]

لٰہذا نظر کی حفاظت سے متعلق چند باتیں عرض کی جاتی ہیں تاکہ ہم اپنے آپ کو بدنِگاہی سے بچا سکیں۔ نظر کی اہمیت کا اس بات سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ قرآنِ پاک میں اسکے متعلق بڑا واضح حکم ارشاد ہوا ہے۔ چنانچہ پارہ 18 سورۂ نور کی 30ویں آیت میں مردوں کے متعلق حکم ہے: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (پ۱۸، النور: ۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نِگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔ اور آیت نمبر 31 میں عورتوں کو حکم ہوتا ہے: وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ (پ۱۸، النور: ۳۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نِگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔ اسی طرح احادیث مبارکہ میں بھی نظر کی حفاظت کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ چنانچہ،

دوسری نظر نہ کرو

سرکارِ مدینہ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے امیر

مدینہ

1. مسند احمد، ۲/ ۸۴، حدیث: ۳۹۱۲
2. ابو داود، کتاب النکاح، باب فی ما یؤمر بہ من غض البصر، ۲/ ۳۵۸، حدیث: ۲۱۵۳

المومنین حضرت سَیِّدُنا مولا مشکل کُشا علی المرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیۡم سے ارشاد فرمایا: اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر ہٹالے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز اور دوسری ناجائز ہے۔[1]

پہلی نظر سے کیا مراد ہے؟

جاہِل لوگ اس حدیث پاک کو غلط پیرائے میں بیان کرتے ہوئے مَعَاذَ اللہ کچھ اس طرح کہتے سُنائی دیتے ہیں کہ "پہلی نظر مُعاف ہے"، لہٰذا وہ اپنی نظر ہٹاتے ہی نہیں اور مُسَلسَل بد نِگاہی کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ مُعاف تو وہ پہلی نظر ہے جو عَورت پر بے اختیار پڑ گئی اور فوراً ہٹالی، قصداً ڈالی جانے والی پہلی نظر بھی حَرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ جیسا کہ مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کی شَرْح میں فرماتے ہیں: پہلی نِگاہ سے مُراد وہ نِگاہ ہے جو بغیر قَصْد (یعنی ارادے کے بغیر) اَجنبی عَورَت پر پڑ جائے اور دوسری نِگاہ سے مُراد دوبارہ اسے قَصْداً دیکھنا ہے۔ اگر پہلی نظر بھی جمائے رکھی تو بھی دوسری نِگاہ

مــــدینہ

1. ابو داود، کتاب النکاح، باب ما یؤمر بہ من غض البصر، ۲/۳۵۸، حدیث: ۲۱۴۹

کے حکم میں ہو گی اور اس پر بھی گناہ ہو گا۔[1]

اچانک نظر پڑ جائے تو کیا کریں؟

حضرت سَیِّدُنا جَریر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں نے نُورِ مُجسّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم دیا۔[2]

نظر نہ جھکانے کی ہاتھوں ہاتھ سزا

حضرتِ سیِّدُنا ابن عبّاس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نورِ مُجَسَّم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر ہوا جس کا خون بہہ رہا تھا تو سرورِ کونین، دُکھی دِلوں کے چین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِسْتِفسار فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ عرض کی: (آپ کی خدمت میں حاضری کے لیے آتے ہوئے راستے میں) میرے پاس سے ایک عورت گزری تو میں نے اس کی طرف دیکھا اور میری نِگاہیں مُسَلسَل اس کا پیچھا کر رہی تھیں کہ اچانک سامنے دیوار آگئی جس نے مجھے زخمی کر دیا اور میرا یہ حال کر دیا جسے آپ مُلاحَظہ فرما رہے ہیں۔ تو سرورِ دو عالَم صَلَّی

مدینہ

1. مرآۃ المناجیح، ۵/۱۷
2. مسلم، کتاب الآداب، باب نظر الفجأۃ، ص ۱۱۹۰، حدیث: ۲۱۵۹

اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے دنیا ہی میں اس (کے گناہ) کی سزا دے دیتا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! عِبرَت پکڑیئے اور بدنگاہی سے فوراً باز آجایئے کہ دنیا میں آج مسلمانوں کے زوال کی ایک وجہ بدنگاہی و بے حیائی بھی ہے۔ کیونکہ یہ عام مُشاہدہ ہے کہ بعض لوگ بدنِگاہی کے اس قدر عادی ہوچکے ہیں کہ مَعَاذَ اللہ ثُمَّ مَعَاذَ اللہ جب تک غیر محرم عورتوں کو تکتے نہیں انہیں چین نہیں آتا اور وہ اپنے اس مَذْموم مقصد کے حُصول کی خاطِر بازاروں، شاپنگ سینٹروں، تفریح گاہوں، الغرض جہاں جہاں بے پردہ عورتوں کا اِزْدِحام (مجمع) ہوتا ہے وہاں مارے مارے پھرتے، خوب بدنِگاہیاں کرتے اور اپنی دنیا وآخرت کی بربادی کا سامان کرتے ہیں۔ چنانچہ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالی مِنۡھَاجُ الۡعَابِدِیۡن میں فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مَنْقول ہے کہ خود کو بدنِگاہی سے بچاؤ کیونکہ بدنِگاہی دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے، پھر شہوت بدنِگاہی کرنے والے کو فتنہ میں مبتلا کر دیتی ہے۔[2]

مدینہ

1. بحر الدموع، الفصل السابع، الحذر من النظر، ص ۵۷
مجمع الزوائد، کتاب التوبۃ، باب فیمن عوقب بذنبہ فی الدنیا، ۱۰/ ۳۱۳، حدیث: ۱۷۴۷۱
2. منہاج العابدین، تقوی الاعضاء الخمسۃ، الفصل الاول: العین، ص ۶۲

کامِل مومن کی پہچان

بد نِگاہی کرنے والے کو اگر پتا چل جائے کہ کوئی غیر مرد اس کی ماں، بہن، بیوی یا بیٹی کو بری نظر سے دیکھ رہا ہے تو اس کی غیرت کو جوش آجائے اور وہ آگ بگولا ہو جائے، لہٰذا اسے غور کرنا چاہئے کہ جسے وہ دیکھ رہا ہے وہ بھی تو کسی کی ماں، بہن، بیوی یا بیٹی ہے۔ یہ کیسی مَنْطِق ہے کہ جو بات اپنے لئے ناپسند ہے اسے دوسروں کے حق میں بُرا نہیں سمجھا جاتا؟ حالانکہ مسلمان کی شان اور کامِل مومن کی پہچان تو یہ ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔ جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُضور سرورِ کونین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ**۔ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کیلئے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ [1]

دعوتِ اسلامی کی معاشرتی برائیوں کے خلاف جنگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! **تبلیغِ** قرآن و سنّت کی

مــــــــــــدینه

(1) بخاری، کتاب الایمان، باب من الایمان ان یحب لاخیه ... الخ، ۱/۱۶، حدیث: ۱۳

عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی یہ خُصوصیت ہے کہ یہ مُعاشَرتی بُرائیوں کو ہائی لائٹ (High light) کرتی، ہمارے اندر کے چور کو پکڑتی، ضمیر کو جھنجوڑتی اور مُعاشَرے میں پائی جانے والی مختلف بُرائیوں سے ہونے والے نقصانات کی طرف ہمیں مُتَوَجِّہ کرتی ہے تاکہ اگر لاشعوری و نادانستہ طور پر ہم ان میں سے کسی عادَت کو اپنائے ہوں تو اس کی روک تھام کے لئے کوشِش کرسکیں۔ مثلاً فی زمانہ یہ بات عام ہے کہ مَحافِل و تقریبات میں اپنی بیوی، بیٹی وغیرہ کا غیر مردوں سے تعارف کروایا جاتا ہے کہ ان سے ملیے یہ میری بیوی ہے، یہ میری بیٹی ہے اور وہ اجنبی شخص اس کی بیوی، بیٹی کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا ہے اور بسا اوقات تو ہاتھ تک ملاتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔ کیا یہ شَرم سے ڈوب مَرنے کا مَقام نہیں!

شَرمِ نبی خوفِ خدا　　　یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ دعوتِ اسلامی ہی ہے جس نے بے حیائی و بے پردگی کے خلاف جنگ کا اعلان کیا ہوا ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی والے بن جائیے کیونکہ جب تمام عاشِقانِ رسول مل کر بے حیائی کے منہ زور شیطانی سیلاب کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن جائیں گے تو خود بخود اس کا زور ٹوٹ جائے گا۔

تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو حضرت سیِّدُنا حَسَن بَصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا یہ فرمان ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے، آپ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ سَرورِ دو عالَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرَت نِشان ہے:(بے پردہ عورت کو) دیکھنے والے پر اور اُس (بے پردہ عورت) پر جسے دیکھا جائے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی لعنت۔[1] یعنی دیکھنے والا جب بِلا عُذر قَصْدًا دیکھے اور عورت اپنے آپ کو بِلا عُذر قَصْدًا دکھائے تو دونوں پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی لَعْنت۔

شیخ سَعْدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں:

بَراں بَندَۂ حَق نیکوئی خواستَست　　　که بَا اُو دِل و دَستِ زَنْ رَاستَست

مفہوم: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دنیا میں جس شخص کی بھلائی چاہتا ہے تو اسے ایسی بیوی عطا فرماتا ہے جو ہر لحاظ سے شوہر کی فرمانبردار ہوتی ہے۔

زِ بیگانگاں چَشمِ زَنْ کور باد　　　چُوں بَیروں شُد از خانه دَر گور باد

مفہوم: جب کوئی عورت گھر سے باہر جانا چاہے تو چاہئے کہ وہ قبر میں دفن مُردے کی طرح آنکھیں بند کرلے۔ نہ یہ کسی کو دیکھے اور نہ ہی کوئی اس کی طرف متوجہ ہو۔

بپوشَائش از مَردِ بیگانه رُوئے　　　وَگر نَشنَوَدْ چه زَنْ آنکه چِه شَو

مفہوم: (بیوی کو غیر مردوں سے بچانے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ) بیوی کو پردے کا عادی بنایا

[1] شعب الایمان، باب الحیاء، فصل فی الحمام، ٦ / ١٦٢، حدیث: ۷۷۸۸

جائے تاکہ نہ کوئی غیر مرد اس کی جانب متوجہ ہو اور نہ کوئی اسے دیکھے۔ یاد رکھو! اگر وہ پردہ نہ کرے تو پھر مرد و عورت میں فرق ہی کیا ہو گا؟

مری جس قدر ہیں بہنیں سبھی مدنی برقع پہنیں
ہو کرم شہِ زمانہ مَدنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی بدنگاہی و بے حیائی کے خلاف جاری جنگ کے نتیجے میں بے شمار اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں گناہوں بھری زِندَگی سے توبہ کر کے دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ چنانچہ،

بدنگاہی سے چھٹکارا مل گیا

اوکاڑہ (پنجاب پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے کہ میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے منسلک ہونے سے قبل گناہوں کے صحرا میں بھٹک رہا تھا۔ والدین کی نافرمانی کے علاوہ ایسے قَبیح گناہوں کا اِرتِکاب بھی میرا معمول بن چکا تھا جو ایک غیرت مند مسلمان کو زیب نہیں دیتے۔ بدنگاہی کے اولین و آسان ذرائع یعنی فلمیں ڈرامے اور گانے باجے دیکھنے سننے کو بے حد پسند کرتا تھا، فَحّاشی و عُریانی سے بھرپور فلموں کے گندے مَناظِر ہر وقت میری

آنکھوں میں بسے رہتے اور میں ان فلمی مَناظر کو زِنْدَگی کا حقیقی روپ دینے کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتا اور یوں لڑکیوں کو عشقِ مجازی کے جال میں پھانس کر اپنے نفسِ بد کی تسکین کا سامان مُہیّا کرنا میرا محبوب ترین مَشغلہ بن چکا تھا۔ الغرض بد نگاہی کے سبب میں جن افعالِ بد اور بُرے خیالات میں مبتلا ہو چکا تھا، ان کی نُحُوست سے بَہُت جلد میرا اعصابی نظام اس قدر ضُعف کا شکار ہو گیا کہ کسی لڑکی کو شہوت کی نظر سے دیکھتے ہی غسل فرض ہو جاتا۔

روز و شب اسی طرح گناہوں میں بسر ہو رہے تھے کہ میرے رب عَزَّوَجَلَّ کا کرم بالائے کرم ہوا اور مجھے اس بُرے ماحول سے چھٹکارا کچھ یوں نصیب ہوا کہ 1998ء میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے مجھے دعوتِ اسلامی کے مُشکبار مدنی ماحول کی سنّتوں بھری فضا مل گئی۔ ایک عاشقِ رسول جو اگرچہ شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مُرید تو نہ تھے مگر وہ دعوتِ اسلامی کے اس عظیم مَدَنی مقصد "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ، کے جذبے سے سرشار دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے، انہوں نے ایک دن انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے ایک ضَخیم کتاب بنام فیضانِ سنّت مُطالعہ کے لیے دی، پڑھی تو بہت اچھی لگی، ایسی پر تاثیر تحریر پہلی

مرتبہ پڑھی تو اس نے میرا اندازِ حیات ہی بدل دیا اور میں اپنے سابقہ گناہوں کی مغفرت اور اپنی اصلاح کے جذبے کے تحت دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ مدرسۃ المدینہ بالغان میں دُرُست مَخارِج سے قرآنِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اور مدنی انعامات پر عمل کو اپنا معمول بنالیا جس کی برکت سے نہ صرف آنکھوں کے قُفلِ مدینہ کی دولت نصیب ہوئی بلکہ بدنگاہی کے مَلْعون مرض سے بھی جان چھوٹ گئی اور میں والدین کی بھی اطاعت کرنے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس ماحول نے میرے گناہوں سے بھرپور دامن کو ایسا دھویا کہ آج میں اپنے گاؤں کی مسجد میں امام و خطیب کے فرائض سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ حلقہ نگران کی حیثیت سے مدنی کاموں کی ترقّی و عُروج کے لیے کوشاں ہوں۔ میری والدہ کا کہنا ہے کہ میری آنکھوں کو یقین نہیں آتا کہ جو بیٹا میری ایک نہیں سنتا تھا دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول نے اسے اطاعت گزار بنانے کے ساتھ ساتھ امامت و خطابت کے اعلیٰ مَنْصب پر فائز کر دیا ہے۔

سُنّتیں مصطفٰے کی تُو اپنائے جا
دین کو خوب محنت سے پھیلائے جا
یہ وصیّت تو عطّار پہنچائے جا
اُس کو جو اُن کے غم کا طلبگار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بدنگاہی کے نقصانات

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بدنگاہی نے ایک اسلامی بھائی کو کس طرح ہلاکت خیز گناہوں میں مبتلا کر دیا۔ یہ تو پروردگار عَزَّوَجَلَّ کا کرم ہوا کہ وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے اور انہیں بدنگاہی کی لعنت سے چھٹکارا مل گیا، لہٰذا یاد رکھئے بدنگاہی انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی اس کی وجہ سے بندہ نہ صرف ماں باپ کا نافرمان بن جاتا ہے بلکہ ہر وقت اس کے دل و دماغ میں شیطان سمایا رہتا ہے، عجب بے سکونی کا عالم اس پر طاری رہتا ہے، نفسانی خواہشات وخیالات اس پر غالب رہتے ہیں، نفس کی تسکین کے لیے وہ مزید ہلاکت خیز گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے مثلاً زناکاری ولواطت کے علاوہ اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی برباد کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ الامان والحفیظ۔۔

حُجَّۃُ الاسلام امامِ غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی منہاج العابدین میں فرماتے ہیں: بعض اوقات ایک بار بدنگاہی کرنے والا عرصہ تک تلاوتِ قرآن کی سعادت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔[1] اور حضرتِ علّامہ عبد الغنی نابُلُسی حنفی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے اَلْکَشْفُ وَ الْبَیَانُ فِیمَا یَتَعَلَّقُ بِالنِّسْیَان کے صَفْحَہ 27 تا 32 پر حافظہ کمزور

---

[1] منہاجُ العابدین، ص ۱۵۷

کرنے والے جو اسباب تحریر فرمائے ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ اپنا اور غَیر کا سَتْر دیکھنے سے تنگدستی آتی اور حافِظہ کمزور ہوتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اپنی شرم گاہ کو دیکھنے سے بھی حافِظہ کی کمزوری اور تنگدستی کا وبال آتا ہے تو پھر بدنگاہی کرنے اور فلمیں دیکھنے کے دنیوی و اُخروی نقصانات کا تو پوچھنا ہی کیا!

دیکھنے و نہ دیکھنے کی مختلف صورتیں

اسلام نے عورت کو جہاں عزت و مرتبہ کے اعلیٰ مقام پر فائز کیا وہیں اس کی عِفّت و عِصْمَت کی حفاظت کا اہتمام کرتے ہوئے یہ ذمہ داری مرد کو سونپی اور اس کے لیے چند قواعد وضوابط بھی عطا فرمائے تاکہ شاہراہِ حیات پر گامَزن مرد و عورت کو کوئی مشکل پیش نہ آئے۔ دورانِ سفر مرد و عورت کا چونکہ دو طرح کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے: محَرم اور غیر محرم۔ محرم سے مراد وہ لوگ ہیں جو مرد و عورت دونوں کے لیے حُرمَت کا درجہ رکھتے ہیں اور اِن کا اُن سے نکاح کرنا ہمیشہ کے لیے حرام قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً مرد کے لیے ماں، بہن، بیٹی وغیرہ محرم ہیں تو عورت کے لیے باپ، بھائی اور بیٹا وغیرہ محرم ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلام نے جہاں شاہراہِ حیات پر گامزن مرد و عورت کے مخصوص حُقوق کا تَعَیُّن فرمایا وہیں راستے میں ملنے والے دیگر لوگوں کے مخصوص حُقوق کا بھی تعین فرما دیا ہے۔ چنانچہ آیئے! یہ جاننے کے لیے کہ مرد و عورت کے آپس میں ایک دوسرے کو یا دیگر لوگوں کو دیکھنے کے متعلق اسلام نے ہمیں کیا مدنی پھول عطا فرمائے ہیں، صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے اسلامی آدابِ حیات پر مشتمل انسائیکلوپیڈیا "بہارِ شریعت" کی روشنی میں ان مدنی پھولوں کا جائزہ لیتے ہیں۔ چنانچہ،

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت (جلد سوم) صَفْحَہ 442 تا 449 پر موجود مدنی پھول کچھ تغیر کے ساتھ پیشِ خدمت ہیں۔ ان مدنی پھولوں کی چار صورتیں ہیں:

(۱) مرد کا مرد کو دیکھنا (۲) عورت کا عورت کو دیکھنا

(۳) عورت کا مرد کو دیکھنا (۴) مرد کا عورت کو دیکھنا

(۱) مرد کا مرد کو دیکھنا

❁ مَرد، مرد کے ہر حِصّۂ بَدَن کی طرف نظر کر سکتا ہے سوا ان اعضا کے جن کا سَتْر (یعنی چُھپانا) ضَروری ہے۔ وہ ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک ہے

کہ اس حِصّۂ بَدَن کا چُھپانا فرض ہے، جن اَعضا کا چھپانا ضَروری ہے انکو عَورَت کہتے ہیں۔ کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے تو اسے منع کرے اور ران کھولے ہوئے دیکھے تو سختی سے منع کرے اور شرم گاہ کھولے ہوئے ہو تو اسے سزا دی جائے گی۔[1]

❀ بَہُت چھوٹے بچے کے بدن کے کسی حِصّہ کا چُھپانا فرض نہیں، پھر جب کچھ بڑا ہو گیا تو اس کے آگے پیچھے کا مَقام چھپانا ضَروری ہے۔ پھر جب دس برس سے بڑا ہو جائے تو اس کے لیے بالغ کا سا حکم ہے۔[2] (مرد کے) جس حِصّۂ بَدَن کی طرف نظر کر سکتا ہے اس کو چھو بھی سکتا ہے۔[3]

❀ لڑکا جب مُرَاہِق (یعنی بالغ ہونے کے قریب) ہو جائے اور وہ خوبصورت نہ ہو تو نظر کے بارے میں اس کا وہی حکم ہے جو مرد کا ہے اور خوبصورت ہو تو عَورَت کا جو حکم ہے وہ اس کے لیے ہے یعنی شَہوَت کے ساتھ اس کی طرف نظر کرنا حَرام ہے اور شَہوَت نہ ہو تو اس کی طرف بھی نظر کر سکتا ہے اور اس کے ساتھ تنہائی بھی جائز ہے۔ شَہوَت نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسے یقین

مدینہ

1. عالمگیری، کتاب الکراھیۃ، الباب الثامن فیما یحل... إلخ، ۵/ ۳۲۷
2. ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ۹/ ۶۰۲
3. ھدایۃ، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الوطء والنظر واللمس، ۲/ ۳۷۱

ہو کہ نظر کرنے سے شَہوَت نہ ہوگی اور اگر اس کا شُبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے، بوسہ کی خواہش پیدا ہونا بھی شَہوَت کی حد میں داخِل ہے۔[1]

❀ عمل (یعنی دوا) دینے کی ضَرورت ہو تو مرد مرد کے مَوضعِ حُقْنہ (یعنی پیچھے کے مَقام) کی طرف نظر کرسکتا ہے یہ بھی بوجہِ ضَرورت جائز ہے اور خَتْنہ کرنے میں مَوضعِ خَتْنہ کی طرف نظر کرنا بلکہ اس کا چھونا بھی جائز ہے کہ یہ بھی بوجہِ ضَرورت ہے۔[2]

(۲) عورت کا عورت کو دیکھنا

❀ اس کا وہی حکم ہے جو مرد کو مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے یعنی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک نہیں دیکھ سکتی، باقی اعضا کی طرف نظر کرسکتی ہے۔ بشرطیکہ شَہوَت کا اندیشہ نہ ہو۔[3]

❀ عورتِ صالِحہ (یعنی نیک بی بی) کو یہ چاہیے کہ اپنے کو بدکار (یعنی زانیہ و فاحِشہ) عورت کے دیکھنے سے بچائے، یعنی اس کے سامنے دوپٹّا وغیرہ نہ

مدینہ

1. ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ۹/ ۶۰۲
2. ھدایۃ، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الوطء والنظر واللمس، ۲/۳۶۹
عالمگیری، کتاب الکراھیۃ، الباب الثامن فیما یحل...الخ، ۵/ ۳۳۰
3. ھدایۃ، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الوطء والنظر واللمس، ۲/ ۳۷۰

اُتارے کیونکہ وہ اسے دیکھ کر (غیر)مردوں کے سامنے اس کی شکل و صُورَت کا ذِکْر کرے گی، مسلمان عَورَت کو یہ بھی حَلال نہیں کہ کافِرہ کے سامنے اپنا سَتْر کھولے۔[1]

❀ گھروں میں کافِرہ عورتیں آتی ہیں اور بیبیاں ان کے سامنے اسی طرح مَوَاضِعِ سَتْر کھولے ہوئے ہوتی ہیں جس طرح مسلمہ کے سامنے رہتی ہیں ان کو اس سے اِجْتِناب (بچنا) لازِم ہے۔ اکثر جگہ دائیاں کافِرہ ہوتی ہیں اور وہ بچہ جَنانے کی خدمت انجام دیتی ہیں، اگر مسلمان دائیاں مل سکیں تو کافِرہ سے ہر گز یہ کام نہ کرایا جائے کہ کافِرہ کے سامنے ان اَعْضا کے کھولنے کی اِجازَت نہیں۔[2]

(۳) عورت کا اجنبی مرد کو دیکھنا

عورت کا مردِ اجنبی کی طرف نظر کرنے کا وہی حکم ہے، جو مرد کا مرد کی طرف نظر کرنے کا ہے اور یہ اس وَقْت ہے کہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شَہوَت نہیں پیدا ہو گی اور اگر اس

---

1. عالمگیری، کتاب الکراھیة، الباب الثامن فیما یحل...الخ، ۳۲۷/۵
2. المرجع السابق

کا شُبہ بھی ہو تو ہر گز نظر نہ کرے۔[1]

عورت مردِ اجنبی کے جسم کو ہر گز نہ چھوئے جبکہ دونوں میں سے کوئی بھی جوان ہو، اس کو شَہوَت ہو سکتی ہو اگرچہ اس بات کا دونوں کو اطمینان ہو کہ شَہوَت نہیں پیدا ہو گی۔[2] بعض جوان عورتیں اپنے پِیروں کے ہاتھ پاؤں دباتی ہیں اور بعض پِیر اپنی مُریدہ سے ہاتھ پاؤں دَبْواتے ہیں اور ان میں اکثر دونوں یا ایک حدِ شَہوَت میں ہوتا ہے ایسا کرنا ناجائز ہے اور دونوں گنہگار ہیں۔

(۴) مرد کا عورت کو دیکھنا

اس کی کئی صورتیں ہیں:

(1) مرد کا اپنی زوجہ کو دیکھنا

(شوہر اپنی) عَورَت کی ایڑی سے چوٹی تک ہر عُضْو کی طرف نظر کر سکتا ہے شَہوَت اور بِلا شَہوَت دونوں صُورَتوں میں دیکھ سکتا ہے، اسی طرح عورت بھی اپنے شوہر کے ہر عُضْو کو دیکھ سکتی ہے۔ ہاں بہتر یہ ہے کہ (دونوں میں سے کوئی بھی

مدینہ

1. عالمگیری، کتاب الکراھیة، الباب الثامن فیما یحل...الخ، ۵/۳۲۷
2. المرجع السابق

ایک دوسرے کے) مَقامِ مخصوص کی طرف نظر نہ کرے کیونکہ اس سے نِسْیان پیدا ہوتا ہے (یعنی حافِظہ کمزور ہوتا ہے) اور نظر میں بھی ضُعْف پیدا ہوتا ہے (یعنی نگاہ بھی کمزور ہو جاتی ہے)۔[1]

(2) مرد کا اپنے مَحارِم کی طرف نظر کرنا

جو عورت اس کے مَحارِم میں ہو اس کے سر، سینہ، پنڈلی، بازو، کلائی، گردن، قدم کی طرف نظر کر سکتا ہے جبکہ دونوں میں سے کسی کی شَہوَت کا اندیشہ نہ ہو محارم کے پیٹ، پیٹھ اور ران کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے۔[2] اسی طرح کروٹ اور گھٹنے کی طرف نظر کرنا بھی ناجائز ہے۔[3] (یہ حکم اس وقت ہے جب جسم کے ان حصوں پر کوئی کپڑا نہ ہو اور اگر یہ تمام اعضا موٹے کپڑے سے چھپے ہوئے ہوں تو وہاں نظر کرنے میں حرج نہیں) کان اور گردن اور شانے (یعنی کندھے) اور چہرے کی طرف نظر کرنا جائز ہے۔[4] مَحارِم کے جن اَعْضا کی طرف نظر کر سکتا ہے ان کو چھو بھی

مدینہ

1. عالمگیری، کتاب الکراھیۃ، الباب الثامن فیما یحل... الخ، ۳۲۷/۵
الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ۶۰۵/۹
2. ھدایۃ، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الوطء والنظر واللمس، ۳۷۰/۲
3. ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ۶۰۶/۹
4. عالمگیری، کتاب الکراھیۃ، الباب الثامن فیما یحل... الخ، ۳۲۸/۵

سکتا ہے جبکہ دونوں میں سے کسی کی شَہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ مرد اپنی والِدہ کے پاؤں دبا سکتا ہے مگر ران اُس وقت دبا سکتا ہے جب کپڑے سے چُھپی ہو، یعنی (دبا سکتا ہے مگر) کپڑے کے اوپر سے اور بِغیر حائِل چھونا جائز نہیں۔[1] والِدہ کے قدم کو بوسہ بھی دے سکتا ہے۔ حدیث میں ہے ”جس نے اپنی والدہ کا پاؤں چوما تو ایسا ہے جیسے جنّت کی چوکھٹ کو بوسہ دیا۔“[2]

(3) مرد کا آزاد عورت اجنبیہ کو دیکھنا

❀ **اجنبی عورت** کی طرف نظر کرنے کا حکم یہ ہے کہ اس کے چہرہ اور ہتھیلی کی طرف نظر کرنا جائز ہے کیونکہ اس کی ضَرورت پڑتی ہے کہ کبھی اس کے مُوافِق یا مُخالِف شہادت (گواہی) دینی ہوتی ہے یا فیصلہ کرنا ہوتا ہے اگر اسے نہ دیکھا ہو تو کیونکر گواہی دے سکتا ہے کہ اس نے ایسا کیا ہے۔ اس کی طرف دیکھنے میں بھی وہی شرط ہے کہ شَہوَت کا اندیشہ نہ ہو اور یوں بھی ضَرورت ہے کہ (آج کل گلیوں بازاروں میں) بَہُت سی عَورَتیں گھر سے باہَر آتی جاتی ہیں، لہٰذا اس سے بچنا بَہُت دُشوار ہے۔ بعض عُلَما نے قدم کی طرف

---

1. عالمگیری، کتاب الکراھیة، الباب الثامن فیما یحل... الخ، ۳۲۸/۵
2. الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی النظر والمس، ۶۰۶/۹

بھی نظر کو جائز کہا ہے۔[1]

❀ اَجْنَبِیّہ عَورَت کے چہرہ کی طرف اگرچہ نظر جائز ہے، جبکہ شَہوَت کا اندیشہ نہ ہو مگر یہ زمانہ فتنے کا ہے اس زمانے میں ایسے لوگ کہاں جیسے اگلے زمانے میں تھے، لہٰذا اس زمانے میں اس کو (یعنی چہرے کو) دیکھنے کی مُمانَعَت کی جائے گی مگر گواہ و قاضی کے لیے کہ بوجہِ ضَرورت ان کے لیے نظر کرنا جائز ہے۔ بَہُت چھوٹی لڑکی جو مُشْتَہاۃ (یعنی قابلِ شَہوَت) نہ ہو اس کو دیکھنا اور چھونا بھی جائز ہے۔[2]

❀ اَجْنَبِیّہ عَورَت نے کسی کے یہاں کام کاج کرنے، روٹی پکانے کی نوکری کی ہے اس صُورَت میں اس کی کلائی کی طرف نظر جائز ہے کہ وہ کام کاج کے لیے آستین چڑھائے گی، کلائیاں اس کی کھلیں گی اور جب اس کے مکان میں ہے تو کیوں کر بچ سکے گا، اسی طرح اس کے دانتوں کی طرف نظر کرنا بھی جائز ہے۔[3]

مدینہ

1. الدر المختار، کتاب الحظر و الاباحة، ۹/ ۶۱۰
عالمگیری، کتاب الکراھیة، الباب الثامن فیما یحل...الخ، ۵/ ۳۲۹
2. ھدایة، کتاب الکراھیة، فصل فی الوطء و النظر و اللمس، ۲/ ۳۶۸
3. عالمگیری، کتاب الکراھیة، الباب الثامن فیما یحل...الخ، ۵/ ۳۲۹

❀ اَجْنَبِیّہ عَورَت کی طرف نظر کرنے میں ضرورت کی ایک صُورَت یہ بھی ہے کہ عورت بیمار ہے اس کے علاج میں بعض اَعْضا کی طرف نظر کرنے کی ضَرورت پڑتی ہے بلکہ اس کے جسم کو چھونا پڑتا ہے۔ مثلاً نَبْض دیکھنے میں ہاتھ چھونا ہوتا ہے یا پیٹ میں وَرْم کا خیال ہو تو ٹَٹول کر دیکھنا ہوتا ہے یا کسی جگہ پھوڑا ہو تو اسے دیکھنا ہوتا ہے بلکہ بعض مرتبہ ٹٹولنا بھی پڑتا ہے اس صُورَت میں مَوضعِ مَرَض کی طرف نظر کرنا یا اس ضَرورت سے بقدرِ ضَرورت اس جگہ کو چھونا جائز ہے۔ یہ اس صُورَت میں ہے کہ کوئی عَورَت عِلاج کرنے والی نہ ہو، ورنہ چاہیے یہ کہ عورتوں کو بھی عِلاج کرنا سکھایا جائے تاکہ ایسے مَواقِع پر وہ کام کریں کہ ان کے دیکھنے وغیرہ میں اتنی خرابی نہیں جو مرد کے دیکھنے وغیرہ میں ہے۔ اکثر جگہ دائیاں ہوتی ہیں جو پیٹ کے ورم کو دیکھ سکتی ہیں جہاں دائیاں دستیاب ہوں مرد کو دیکھنے کی ضَرورت باقی نہیں رہتی۔ عِلاج کی ضَرورت سے نظر کرنے میں بھی یہ اِحتیاط ضَروری ہے کہ صِرْف اتنا ہی حِصّۂ بَدَن کھولا جائے جس کے دیکھنے کی ضَرورت ہے باقی حِصّۂ بَدَن کو اچھی طرح چُھپا دیا جائے کہ اس پر نظر نہ پڑے۔[1]

❀ عَورَت کو فَصْد کرانے (یعنی رَگ سے خون نکلوانے) کی ضَرورت ہے اور

مدینہ

[1] ھدایۃ، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الوطء والنظر واللمس، ۳۶۹/۲، وغیرھا

کوئی عَورَت ایسی نہیں ہے جو اچھی طرح فَصْد کھولے تو مَرد سے فَصْد کرانا جائز ہے۔[1]

❀ (مرد و عورت کے) جس عُضْو کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے اگر وہ بدن سے جدا ہو جائے تو اب بھی اس کی طرف نظر کرنا ناجائز ہی رہے گا، مثلاً پیڑو کے بال (یعنی ناف کے نیچے کے بال) کہ ان کو جُدا کرنے کے بعد بھی دوسرا شخص دیکھ نہیں سکتا۔ عورت کے سر کے بال یا اس کے پاؤں یا کلائی کی ہڈی کہ اس کے مرنے کے بعد بھی اَجنبی شخص اُن کو نہیں دیکھ سکتا۔ عَورَت کے پاؤں کے ناخُن کہ ان کو بھی اجنبی شخص نہیں دیکھ سکتا اور ہاتھ کے ناخُن کو دیکھ سکتا ہے۔[2]

❀ غسل خانہ یا پاخانہ میں مُوئے زیرِ ناف مُونڈ کر بعض لوگ چھوڑ دیتے ہیں ایسا کرنا دُرُست نہیں بلکہ ان کو ایسی جگہ ڈال دیں کہ کسی کی نظر نہ پڑے یا زمین میں دفن کر دیں۔ عورتوں کو بھی لازِم ہے کہ کنگھا کرنے میں یا سر دھونے میں جو بال نکلیں انہیں کہیں چُھپا دیں کہ ان پر اجنبی کی نظر نہ پڑے۔ اجنبیہ

---

1. عالمگیری، کتاب الکراھیۃ، الباب الثامن فیما یحل...الخ، ۵/۳۳۰
2. الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، ۹/۶۱۲۔۶۱۴

عورت کے ساتھ خَلْوَت یعنی دونوں کا ایک مکان میں تنہا ہونا حَرام ہے ہاں اگر وہ بالکل بوڑھی ہے کہ شَہوَت کے قابِل نہ ہو تو خَلْوَت ہو سکتی ہے۔ عَورت کو طلاقِ بائن دے دی تو اس کے ساتھ تنہا مکان میں رہنا ناجائز ہے اور اگر دوسرا مکان نہ ہو تو دونوں کے مابین پردہ لگا دیا جائے تاکہ دونوں اپنے اپنے حِصّہ میں رہیں، یہ اس وَقْت ہے کہ شوہر فاسِق نہ ہو اور اگر فاسِق ہو تو ضَروری ہے کہ وہاں کوئی ایسی عورت بھی رہے جو شوہر کو عورت سے روکنے پر قادر ہو۔[1] مَحارِم کے ساتھ خَلْوَت جائز ہے، یعنی دونوں ایک مکان میں تنہا ہو سکتے ہیں مگر رضاعی بہن اور ساس کے ساتھ تنہائی جائز نہیں جبکہ یہ جوان ہوں۔ یہی حکم عورت کی جوان لڑکی کا ہے جو دوسرے شوہر سے ہے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ واقعی بدنِگاہی سے بچنا بہت دُشْوار ہو گیا ہے کیونکہ ہر طرف بے پردگی کا دور دورہ ہے لیکن ہمیں اپنی نِگاہوں کی حفاظت کرنی ہے اگر کہیں بے پردگی بھرا ماحول ہے تو ہم کیوں دیکھ رہے ہیں؟ عورت اگر بے پردگی اختیار کر کے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کی مُرتَکِب ہو رہی ہے تو

---

1 الدرالمختار و ردالمحتار، کتاب الحظر و الاباحۃ، فصل فی النظر و المس، ۹/ ۶۰۷

2 المرجع السابق، ص۶۰۸

ہم کیوں بدنگاہی کے ذریعے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کے مُرتکِب ہو رہے ہیں؟ ہمیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے چونکہ نِگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ حکمِ خداوندی پر عمل کرتے ہوئے اپنی نِگاہیں نیچی رکھیں۔ خود کو بدنِگاہی سے بچانے کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے ساتھ ذہنی و قلبی سکون بھی حاصِل ہوتا ہے اور عبادت میں بھی دل لگتا ہے۔

نظر کی حفاظت کی فضیلت

تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ فرحَت نِشان ہے: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ اِلَى مَحَاسِنِ امْرَاَةٍ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ اِلَّا اَحْدَثَ اللهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا۔ یعنی جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف (بلاقصد) پہلی بار نظر کرے پھر اپنی آنکھ نیچی کرلے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ایسی عبادت (کی توفیق) عطا فرمائے گا جس کی وہ لذّت پائے گا۔[1]

پس نیّت کرلیجئے کہ آج کے بعد کبھی بدنِگاہی نہیں کریں گے، اس بے پردگی کے ڈھیر کو نہیں دیکھیں گے۔ اگر دیکھنے والے باز آجائیں گے تو دکھانے والیاں بھی باز آجائیں گی۔ کاش! ہمارے معاشرے سے بے پردگی اور بے حیائی ختم ہو جائے۔

---

1 مسند احمد، حدیث ابی امامۃ الباھلی، ۸/۲۹۹، حدیث: ۲۲۳۴۱

ابلیس کا زہریلا تیر

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حلاوت نِشان ہے: اِنَّ النَّظْرَةَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ اِبْلِيسَ مَسْمُوْمٌ مَنْ تَرَكَهَا مَخَافَتِيْ اَبْدَلْتُهُ اِيْمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِيْ قَلْبِهٖ۔ یقیناً نظر ابلیس کے تیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تیر ہے، پس جو میرے خوف سے اسے ترک کرے گا میں اسے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً بد نِگاہی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ بد نِگاہی کا عذاب نہایت سخت ہے۔

آنکھوں میں آگ بھر دی جائے گی

حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی نقل کرتے ہیں: جو کوئی اپنی آنکھوں کو حَرام نظر سے پُر کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے روز اُس کی آنکھوں کو آگ سے بھر دے گا۔ (2)

---

① المعجم الکبیر، ۱۰/۱۷۳، حدیث: ۱۰۳۶۲

② مکاشفۃ القلوب، ص ۱۰

آگ کی سَلائی

حضرت سَیِّدُنا علّامہ ابوالفرج عبدالرحمن بن جوزی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل کرتے ہیں: عورت کے مَحَاسِن (یعنی حسن وجمال) کو دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تیر ہے، جس نے نامحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قیامت آگ کی سَلائی پھیری جائے گی۔[1] **پیارے اسلامی بھائیو!** ذرا غور تو کیجئے کہ سُرمہ لگاتے ہوئے ہمارے ہاتھ کانپتے ہیں اور اگر سُرمہ کی سَلائی آنکھ سے مَس ہو جائے یا سُرمہ ذرا تیز ہو تو ہماری چیخ نکل جاتی ہے جب ہمیں سُرمے کی معمولی سَلائی تڑپا کر رکھ دیتی ہے تو بدنِگاہی کے سبب اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گیا اور ہماری آنکھ میں آگ کی سَلائی پھیر دی گئی تو ہمارا کیا بنے گا!

عورت کی چادر بھی نہ دیکھو

حضرت سیدنا علاء بن زیاد رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: لَا تَتَّبِعْ بَصَرَکَ رِدَاءَ الْمَرْاَۃِ فَاِنَّ النَّظَرَ یَجْعَلُ فِی الْقَلْبِ شَھْوَۃً۔ اپنی نظر کو عورت کی چادر پر بھی نہ ڈالو کیونکہ نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔[2]

---

1. بحر الدموع، ص ۱۷۱
2. حلیۃ الاولیاء، العلاء بن زیاد، ۲/۲۷۷، رقم: ۲۲۱۷

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اجنبیہ عورت نے خوب موٹے کپڑے پہن رکھے ہیں کہ بدَن کی رنگت وغیرہ نظر نہیں آتی تو اس صُورَت میں اس کی طرف نظر کرنا جائز ہے کہ یہاں عَورَت کو دیکھنا نہیں ہوا بلکہ ان کپڑوں کو دیکھنا ہوا یہ اس وقت ہے کہ اس کے کپڑے چُست نہ ہوں اور اگر چُست کپڑے پہنے ہو کہ جِسْم کا نقشہ کھنچ جاتا ہو مثلاً چُست پائجامے میں پنڈلی اور ران کی پوری ہیئت (ہَے۔ءَت) نظر آتی ہے تو اس صُورَت میں نظر کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح بعض عورتیں بہت باریک کپڑے پہنتی ہیں مثلاً آبِ رواں (ایک قسم کا نہایت اچھا اور باریک کپڑا) یا جالی یا باریک ململ ہی کا دوپٹّا جس سے سر کے بال یا بالوں کی سیاہی یا گردن یا کان نظر آتے ہیں اور بعض باریک تنزیب (تَن۔زیب، ایک نہایت ہی باریک کپڑا) یا جالی کے کُرتے پہنتی ہیں کہ پیٹ اور پیٹھ بالکل (صاف) نظر آتی ہے، اس حالت میں نظر کرنا حرام ہے اور ایسے موقع پر انکو اس قسم کے کپڑے پہننا بھی ناجائز۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہر معاملے میں شریعت

---

[1] عالمگیری، کتاب الکراھیۃ، الباب الثامن فیما یحل...الخ، ۵/ ۳۲۹

وسنّت کی پابندی کریں۔ میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی نِگاہیں نیچی رہا کرتی تھیں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عیسیٰ ترمِذی عَلَیۡہِ رَحمَۃُ اللہِ الۡقَوِی نقل فرماتے ہیں: جب سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی طرف توجُّہ فرماتے تو پورے مُتَوَجِّہ ہوتے، مبارَک نظریں نیچی رہتی تھیں، آپ کی نظریں آسمان کی نسبت زمین کی طرف زیادہ رہتی تھی، اکثر آنکھ مبارَک کے کنارے سے دیکھا کرتے تھے۔[1]

مذکورہ حدیث پاک میں یہ الفاظ "پورے مُتَوَجِّہ ہوتے" اس کا مطلب یہ ہے کہ نظر چراتے نہیں تھے۔ اور یہ بات کہ "مبارَک نظریں نیچی رہتی تھیں" یعنی جب کسی چیز کی طرف دیکھتے تو اپنی نِگاہ پست (یعنی نیچی) فرما لیا کرتے تھے۔ بِلا ضَرورت اِدھر اُدھر نہ دیکھا کرتے تھے، بس ہمیشہ عالِمُ الغَیب جَلَّ جَلَالُہٗ کی طرف مُتَوَجِّہ رہتے، اُسی کی یاد میں مَشۡغول اور آخِرت کے مُعامَلات میں غور و تَفَکُّر فرماتے رہتے۔[2] اور یہ الفاظ "آپ کی نظریں آسمان کی نسبت زمین کی طرف زیادہ رہتی تھیں" حد درجہ شرم وحیا کی دلیل ہے، حدیثِ پاک میں جو یہ آیا ہے کہ خاتَمُ الۡمُرۡسَلین، رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب تشریف فرما ہو کر

مدینہ

1. شمائلِ ترمذی، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ، ص ۲۳، حدیث: ۷
2. شرح الزرقانی علی المواھبِ اللدنیۃ، المقصد الثالث، الفصل الاول، واما بصرہ الشریف، ۵/ ۲۷۲

گفتگو فرماتے تو اکثر اوقات اپنی نِگاہ شریف آسمان کی طرف اُٹھاتے تھے۔[1] تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ نظر اٹھانا انتظارِ وحی میں ہوتا تھا ورنہ نظر مبارک کا زمین کی طرف رکھنا روزمرّہ کے معمولات میں تھا۔[2]

آقا کی حیا سے جھکی رہتی نظر اکثر
آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آنکھوں کے قُفلِ مدینہ کا ایک مَدَنی نسخہ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی اِحیاءُ العُلُوم میں نَقل فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا جُنَید بغدادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی سے کسی نے عرض کی: یاسیِّدِی! میں آنکھیں نیچی رکھنے کی عادت بنانا چاہتا ہوں، کوئی ایسی بات ارشاد فرمایئے جس سے مدد حاصل کروں۔ فرمایا: یہ ذِہن بنائے رکھو کہ میری نظر کسی دوسرے کو دیکھے اِس سے پہلے ایک دیکھنے والا (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) مجھے دیکھ رہا ہے۔[3]

---

1. ابوداود، کتاب الادب، باب الھدی فی الکلام، ۳۴۲/۴، حدیث: ۴۸۳۷
2. اشعۃ، ۵۲۶/۴، مدارِجُ النّبوّت، ۶/۱
3. احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، المرابطۃ الثانیۃ المراقبۃ، ۱۲۹/۵ ملخصاً

”اللہ آسمان سے دیکھ رہا ہے“ کہنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کاش! حقیقی معنوں میں ہمارے ذِہن میں ہر وَقت یہ بات جمی رہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دیکھ رہا ہے اگر واقعی اس تصوُّر کی معراج نصیب ہو جائے تو پھر گناہوں کا صُدور نہیں ہو سکتا۔ یہاں پر ضروری مسئلہ یاد رکھیے کہ بعض لوگ یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آسمان سے دیکھ رہا ہے۔ ایسا ہر گز نہیں کہنا چاہئے کہ یہ کُفرِیّہ جملہ ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 692 صفحات پر مشتمل کتاب **”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“** صفحہ 104 پر ہے: **سُوال:** بدنِگاہی کرنے والے کو ڈرانے کیلئے یہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آسمان سے دیکھ رہا ہے۔

جواب: نہیں کہہ سکتے کہ یہ کُفریہ جملہ ہے۔ فتاوٰی عالمگیری جلد2 صَفْحَہ 259 پر ہے: ”**اللہ** تعالیٰ آسمان سے یا عرش سے دیکھ رہا ہے“ ایسا کہنا کفر ہے۔ ہاں بدنِگاہی بلکہ کسی بھی طرح کا گناہ کرنے والے کو یہ اِحساس دلایا جائے کہ ”**اللہ** عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے۔“ جیسا کہ پارہ 30 سورۃُ العَلَق کی 14 ویں آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰى ﴿۱۴﴾ (پ۳۰، العلق:۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: کیا نہ جانا کہ

اللہ (عَزَّوَجَلَّ) دیکھ رہا ہے۔[1]

ذرائع ابلاغ

افسوس! ذرائع اِبلاغ (میڈیا) مثلاً ریڈیو، ٹی۔ وی کے مختلف چینلز اور متعدد رسائل اور اخبارات بے حیائی کو فَروغ (فَ۔رو۔غ) دینے میں مصروف ہیں۔ جس کی بنا پر ہمارا مُعاشَرہ تیزی سے فَحّاشی، عُریانی و بے حَیائی کی آگ کی لپیٹ میں آتا جارہا ہے جس کے سبب خاص کر نئی نسل اخلاقی بے راہ روی و شدید بد عملی کا شکار ہوتی جارہی ہے۔ فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بیہودہ فنکشنز رواج پارہے ہیں۔ اکثر گھر سینما گھروں اور اکثر مَجالس نَقّار خانوں (یعنی نوبت وڈھول وغیرہ بجانے کی جگہوں) کا سَماں پیش کررہی ہیں اور بات صرف یہیں تک محدود نہیں رہی بلکہ اب تو ایمان کے بھی لالے پڑے ہیں کہ شیطان کے اِیما پر کفارِ بداطوار نے گانوں میں کفریہ کلمات کے ایسے ایسے زہر گھول دیئے ہیں جنہیں دلچسپی سے سننا اور گنگنانا کفر ہے۔ اس کی مثالیں امیر اہلسنت کے بیان "گانوں کے 35 کفریہ اشعار" میں دی گئی ہیں جو تحریری صورت میں بھی مکتبۃ المدینہ نے شائع کیا ہے، اسے پڑھ کر آپ کو جھرجھری آجائے گی اور زندگی بھر گانوں سے نَفرَت ہوجائے گی اور جو

مدینہ

1 کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۰۴

لاشُعوری میں آج تک سنتے رہے اس پر شرم آئے گی کہ میں اس قدر بے حس ہو چکا ہوں اور میرا ضمیر مر چکا ہے کہ اپنے رب کی شان میں گستاخی کی جاتی رہی اور میں سنتا رہا۔ سمجھانے کے لیے ایک شعر بیان کیا جاتا ہے۔

تجھ کو دی صُورَت پری سی دل نہیں تجھ کو دیا

ملتا خُدا تو پوچھتا یہ ظلم تو نے کیوں کیا

اس شعر میں دو صریح کفریات ہیں (۱) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو **مَعَاذَ اللہ** ظالم کہا گیا ہے (۲) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر اعتراض کیا گیا ہے۔

کوئی دیکھ تو نہیں رہا!

حضرتِ سیِّدُنا **فَرقَد سَبَخی** عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: **مُنافِق** جب دیکھتا ہے کہ کوئی (اُسے دیکھنے والا) نہیں ہے تو وہ بُرائی کی جگہوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہ اس بات کا تو خیال رکھتا ہے کہ لوگ اُسے نہ دیکھیں مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے اس بات کا لحاظ نہیں کرتا۔[1]

چُھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ

وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

مدینہ

(1) احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ والمحاسبۃ، المرابطۃ الثانیۃ المراقبۃ، ۵/۱۳۰، ملخصاً

نیچی نظر رکھنے کا لاجواب طریقہ

حضرتِ سیّدُنا حسّان بِن اَبی سنان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان نمازِ عید کے لیے گئے۔ جب واپس گھر تشریف لائے تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی اہلیہ کہنے لگی: آج آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے کتنی عورتیں دیکھیں؟ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ خاموش رہے، جب اُس نے زیادہ اصرار کیا تو فرمایا: گھر سے نکلنے سے لے کر تمہارے پاس واپس آنے تک میں اپنے (پاؤں کے) انگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ والے بِلاضرورت بِالخُصوص بھیڑ کے موقع پر اِدھر اُدھر دیکھتے ہی نہیں کہ مَبادا (یعنی ایسا نہ ہو کہ) شرعاً جس کی اجازت نہ ہو اس پر نظر پڑ جائے! (گزرے ہوئے نیک بندوں کی ایک علامت بیان کرتے ہوئے) حضرتِ سیِّدُنا داود طائی رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: نیک لوگ فُضول اِدھر اُدھر دیکھنے کو ناپسند کرتے تھے۔[2]

آنکھ اٹھتی تو میں جھنجھلا کے پلک سی لیتا
دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا[3]

مدینہ

1. موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الورع، باب الورع فی النظر، ۲۰۵/۱
2. موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، کتاب الورع، باب الورع فی النظر، ۲۰۴/۱
3. ذوقِ نعت از مولانا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان

غیر کی طرف متوجہ ہونے کی سزا

پیارے اسلامی بھائیو! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دو طرح کے ہیں، بعض اس کی عبادت میں اس لیے مصروف رہتے ہیں کہ ان کے دل خوفِ خدا سے لبریز ہوتے ہیں، اگر کبھی کوئی کوتاہی ہو جائے تو فوراً اس کی تلافی کرنے کی کوشش کرتے ہیں جیسا کہ ایک آنکھ والے آدمی کی حکایت میں بیان ہو چکا ہے۔ جبکہ بعض لوگ اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی عبادت جنّت کے حُصول اور جہنَّم سے نَجات کے لیے نہیں بلکہ رِضائے رَبُّ الاَنام پانے کے لیے کرتے ہیں۔ اگر ایسے لوگ تھوڑی دیر کے لیے بھی بارگاہِ خداوندی سے توجہ ہٹاتے ہیں تو انہیں فوراً خبردار کر دیا جاتا ہے تاکہ دوبارہ ایسا نہ ہو۔ جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو یعقوب نَہرَجُوری رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے طواف کے دوران ایک شخص کو دیکھا جس کی ایک آنکھ نہ تھی اور وہ یہ دعا مانگ رہا تھا: ”اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ میں نے اس سے پوچھا: یہ کیسی دعا ہے؟ تو اس نے بتایا: میں پچاس سال سے **بَیْتُ اللہ** شریف کی خدمت کر رہا ہوں (مگر کبھی میں نے کسی کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھا) ایک دن میں نے ایک شخص کو دیکھا تو اس کے حسن

کی تعریف کردی۔ اچانک مجھے ایک تھپڑ آن لگا جس سے میری آنکھ میرے رُخسار پر بہہ گئی، تکلیف کی شِدّت سے میرے منہ سے آہ نکلی تو دوسرا تھپڑ آلگا اور کسی کہنے والے نے کہا: اگر تُونے پھر آہ کی تو ہم اور ماریں گے۔[1]

ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس بات سے اِنکار ممکن نہیں کہ اہل وعیال کی کَفالَت کا ذمہ دار مرد ہے جسے پورا کرنے کے لئے وہ مختلف ذرائع بروئے کار لاتا ہے مثلاً کوئی کاروبار یا نوکری وغیرہ کرتا ہے اور کفالَت گھر بیٹھے ہر گز نہیں ہو سکتی اس کے لئے یقیناً باہر جانا پڑے گا اور فی زمانہ باہَر کا ماحَول کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ایسے حالات میں نظر کی حِفاظَت انتہائی ضَروری ہے اور اس کے لئے ہمیں خوب مشق کرنی پڑے گی اور وہ یوں کہ اپنے گھر میں بھی نِگاہیں نیچی رکھنے کی کوشش کیجئے، زہے نصیب شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ اس مَدَنی انعام "**آنکھوں کی حفاظت کی عادت بنانے کے لئے سونے کے اوقات کے علاوہ کم از کم 12 منٹ آنکھیں بند رکھیں؟**" پر عمل کی سَعادَت حاصِل ہو جائے۔ نیّت کر لیجئے کہ نظر کی حفاظت کی عادت بنانے کی خاطر روزانہ کم از کم 12 منٹ آنکھیں

مدینہ

[1] بحر الدموع، ص ۵۷

بند رکھوں گا اور اس دوران فُضول نہ بیٹھئے بلکہ آخِرت کے بارے میں غور وفکر کرتے رہئے، ایمان کی سلامتی، سَکَرات کی سختیوں اور قَبر وحشر کے اَحوال کے متعلق غور وفکر کیجئے، کبھی جنّت کا تو کبھی جہنَّم کا تصوّر کیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمتوں پر غور کیجئے، اپنے گناہوں کو یاد کیجئے اور اپنے آپ کو اس طرح ڈرایئے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گیا، رسول پاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم روٹھ گئے تو میرا کیا بنے گا؟ کیا عجب! نَدامت سے آنسو بہہ جائیں اور ہمارا بیڑا پار ہو جائے۔

ہمیں ہر وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی سے ڈرتے رہنا اور ہر گناہ سے بچنا چاہئے اگرچہ بظاہر وہ گناہ ہمیں چھوٹا نظر آئے۔ ممکن ہے کہ ہم جس گناہ کو چھوٹا سمجھ رہے ہیں وہی رب تعالٰی کی دائمی ناراضی کا سبب بن جائے۔ لہٰذا ہمیں اپنے ہر عُضْو کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اسی مضمون کو شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے ایک شعر میں کچھ یوں ذکر فرمایا ہے:

دوزخ کی کہاں تاب ہے کمزور بدن میں
ہر عضو کا عطار لگا قفلِ مدینہ

موٹر سائیکل بیچ دی

مفتیِ دعوتِ اسلامی حضرت مولانا مفتی محمد فاروق عطّاری مَدنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی آنکھوں کے قُفلِ مدینہ کے تعلق سے زبردست ذِہن رکھتے اور اس پر سختی سے عامل تھے،اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے اپنی موٹر سائیکل اس لئے بیچ دی کہ چلاتے ہوئے غیر محرم عورت آڑے آجانے کی صورت میں نظر کی حفاظت بے حد کٹھن ہے۔ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ مجھے ایک بار کسی گاڑی میں مفتی فاروق عطّاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْبَارِی کے ساتھ سفر کا موقع ملا میں نے انہیں شیشوں کے باہَر نظر ڈالتے ہوئے نہیں دیکھا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!ڈرائیونگ کرتے ہوئے غیر عورتوں سے اپنی نظر کی حفاظَت کرنا انتہائی مشکل ہے۔یہ مُفْتی فاروق رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ کا تقویٰ اور خوفِ خدا تھا کہ انہوں نے بد نِگاہی کے اندیشہ سے ڈرائیونگ چھوڑ دی اور بائیک بیچ دی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!خود کو گناہوں سے بچانے اور نیکیوں کا جذبہ پانے کی خاطر دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔**اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو بد نِگاہی سے بچنے کے ساتھ ساتھ فُضول نظری اور ہر طرح کی فُضولیات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ ومراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مولف / مطبوعہ
1	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ المدینہ باب المدینہ کراچی
2	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
3	مسند امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ، دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
4	صحیح بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ، دار الکتب العلمیۃ
5	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ، دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
6	سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ، دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
7	سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ، دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
8	سنن ابی داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
9	موسوعۃ ابن ابی الدنیا	حافظ امام ابوبکر عبد اللہ بن محمد قُرشی، متوفی ۲۸۱ھ، مکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ

10	المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۲ھ
11	حلیۃ الاولیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ
12	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
13	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی، متوفی ۸۰۷ھ، دار الفکر، بیروت
14	اشعۃ اللمعات	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ، کوئٹہ ۱۳۳۲ھ
15	مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، مرکز الاولیاء لاہور
16	الھدایۃ	برھان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت
17	الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ، دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
18	الفتاوی الھندیۃ	علامہ شیخ نظام، متوفی ۱۱۶۱ھ وجماعۃ من علماء الھند، دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ
19	رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ، دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
20	بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

21	الشمائل المحمدیہ	امام محمد بن عیسٰی ترمذی، متوفی۲۷۹ھ، دار احیاء التراث، بیروت
22	الشفا بتعریف حقوق المصطفی	قاضی ابو الفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ، مرکز اهلسنت برکات رضا، هند ۱۴۲۳ھ
23	مدارج النبوۃ	شیخ محقق عبد الحق محدث دهلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ، نوریہ رضویہ، پبلشنگ کمپنی، لاهور ۱۹۹۷ء
24	شرح المواهب	محمد بن عبد الباقی بن یوسف زرقانی، متوفی ۱۱۲۲ھ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۷ھ
25	احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ، دار صادر، بیروت
26	منهاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
27	مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت
28	بحر الدموع	امام عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ، مکتبۃ دار الفجر، دمشق ۱۴۲۰ھ
29	روض الریاحین	امام عبد اللہ بن اسعد یافعی، متوفی ۷۶۸ھ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
30	فضائل دعا	رئیس المتکلمین مولانا مفتی نقی علی خان متوفی ۱۲۹۷ھ، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۲۰ھ
31	کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فہرست

مقصدِ حیات

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا ایک امتحان گاہ ہے جس میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں آخرت میں ہونے والے امتحان کی تیاری کے لئے پیدا فرمایا ہے تاکہ بروزِ قیامت یہ معلوم ہو سکے کہ ہم میں سے کون اطاعتِ خداوندی کا پیکر بنا رہا اور کس کا شمار نافرمانوں میں رہا۔ ہمیں اس امتحان کی تیاری کے لیے پیدائش سے لے کر موت تک کا جو مخصوص وَقت دیا گیا ہے ہمیں اِسی دورانیے (Duration) میں اپنی اجتماعی اور اِنْفِرادی زِنْدگی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے احکامات کی پاسداری کرتے ہوئے بسر کرنی ہے اور یہی ہمارا "**مقصدِ حیات**" ہے۔ (مقصد حیات، ص۹)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیت ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
021-34921389-93 Ext: 2634
MC 1286
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net